وفاقی وزارت تعلیم کی کتاب: جارج بش پر نظم

مرتبین کی وضاحت عذر گناہ بدتر از گناہ

وفاقی وزارت تعلیم کی جانب سے فیڈرل کالجز کی فرسٹ ایئر انگریزی کے لیے مرتبہ نصابی کتاب میں ایک ایسی نظم شامل کی گئی جو جارج بش کے قصیدے پر مشتمل تھی۔ نظم کے ہر مصرعے کے پہلے لفظ کو ملانے سے جارج ڈبلیو بش کا نام بھی بنتا ہے۔ نظم میں جو کردار بیان کیا گیا ہے وہ جارج بش کے کردار سے سو فیصد مماثل ہے۔ کتاب کی اشاعت پر ملک بھر میں ہنگامہ برپا ہو گیا۔ وفاقی وزارت تعلیم نیشنل بک فاؤنڈیشن نیشنل ریویو کمیٹی بھونچال کی زد میں آ گئے اور آخر کار حکومت کو اعلان کرنا پڑا کہ یہ نظم غلطی سے شامل ہو گئی تھی اسے نصاب سے خارج کر دیا گیا ہے۔ ذیل میں وہ نظم ملاحظہ کیجیے اور اس کے بعد اس کتاب کے مرتبین کا عذر نامہ جو عطاء الحق قاسمی کے نام لکھا گیا تھا۔

"Patient and steady with all he must bear,
Ready to accept every challenge with care,
Easy in Manner, yet solid as steel,
Strong in his faith, refreshingly real,
Isn't afraid to propose what is bold,
Doesn't confirm to the usual mold,
Eyes that have foresight, for hindsight won't do,
Never back down when he sees what is true,
Tells it all straight, and means it all too,
Going forward and knowing he's right,
Even when doubted for why he would fight,
Over and over he makes his case clear,
Reaching to touch the ones who won't hear,
Growing in strength, he won't be unnerved,
Ever assuring he'll stand by his word,
Wanting the world to join his firm stand,
Bracing for war, but praying for peace,
Using his power so evil will cease,
So much a leader and worthy of trust,

Here stands a man who will do what he must."

بش والی نظم کے مرتبین کا خط عطاء الحق قاسی کے نام

جناب قاسمی صاحب!

السلام علیکم۔تلخی کی معذرت۔دعاؤں کی درخواست۔

فیڈرل کالجز کی فرسٹ ایئر کی انگلش کی کتاب میں بش کے بارے میں نظم کے بارے میں اصل صورتحال یہ ہے۔ پروفیسر ہمدانی کی عمر اس وقت ۷۶ برس سے زائد ہے۔انھوں نے بش کی تعریف کر کے کیا لینا ہے۔بش اگر ہزاروں مسلمانوں کا قاتل نہ بھی ہوتا تو بھی کسی مسلمان کا ہیرو کیسے ہوسکتا ہے۔ ہمدانی صاحب نے انٹرنیٹ سے نظم اتاری اور بیس عدد نظمیں ایجوکیشن منسٹری کو پیش کی گئیں۔ پاکستان کے چاروں صوبوں، آزاد کشمیر اور فیڈرل کالجز سے انتہائی تجربہ کار انگلش کے پروفیسر صاحبان پر مشتمل کمیٹی نے دس نظمیں منتخب کیں جن میں ایک نظم یہ بھی تھی۔ کتاب دوبارہ سلیکٹ کمیٹی کو اس درخواست کے ساتھ بھیجی گئی کہ جو دس نظمیں منظور نہیں کی گئیں ان میں سے چند نظمیں شامل کر کے گمنا شاعروں کی نظمیں نکال دی جائیں۔مزید دی گئی نظمیں یہ تھی ان میں کوئی نظم گمنام شاعر کی بھی نہیں اور سب کلاسیکل نظمیں ہیں۔

1- Dream a World by Langston Hughes (1902-1967) 2- The Perfect Life by Ben Jonson (1574-1637) 3- Ring Out Wild Bells by Lord Tennyson (1809-1892) 4- Up-Hill by Chiristina Rossetti (1803-1882) 5- The Snare by James Stephens (1882-1950) 6-Exceeior by H. W Longfellow (1807-1882) 7- God's Grandeur by G. M. Mookins (1884-1889) 8-Lord of All Being by OW. Holmes (1809-1894) 9-Auguries of Innpacence by William Blake (1757-1827) 10-Soul's Search for God by Thomas Heywood (Died 1850)

سلیکٹ کمیٹی نے نہ جانے کیوں مرتبین کی درخواست قبول نہ کی۔ بہرحال مرتبین اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر یہ حلف اٹھاتے ہیں کہ کتاب میں یہ نظم دینے میں نیشنل بک فاؤنڈیشن کے جملہ ارباب اختیار، ایجوکیشن منسٹری کے کسی افسر نیشنل ریویو کمیٹی کے کسی ممبر یا خود ان کے علم میں یہ نہیں تھا کہ اس نظم کے پہلے پہلے حروف کو ملا کر جارج بش کا نام بنتا ہے۔معروف معنوں میں بش تو اپنی قوم کا لیڈر بھی نہیں اور نہ ہی کسی ملک کا صدر لیڈر ہوتا ہے۔ وہ چند سال کے لیے صدر رہتا ہے اور پھر کوئی اور صدر بن جاتا ہے۔لیڈر ہمیشہ کے لیے لیڈر ہوتا ہے جیسے ہمارے لیڈر حضرت قائداعظمؒ ہیں۔بش تو ہماری داڑھیاں دیکھ لے تو ہمیں گولی مروائے گا۔

[م۔ح ہمدانی، محمد اسلم گوندل، ۱۶؍دسمبر ۲۰۰۵ء]

مرتبین کا یہ وضاحت نامہ عذر گناہ بدتر از گناہ کی مثال ہے۔اگر ہمدانی صاحب نے غلطی سے یہ نظم بغیر دیکھے اور مطالعہ کیے کمیٹی کو پیش کر دی تھی جس میں چاروں صوبوں اور وفاقی اداروں کے ماہر انگریزی پروفیسر موجود تھے لیکن کسی ایک پروفیسر نے بھی نظم کے مندرجات پڑھنے اور اس پر غور کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ پاکستان کے تمام اساتذہ نے لکھنے پڑھنے کا کام مدتوں ہوئے ترک کر دیا ہے۔ان کا کام صرف پیسے وصول کرنا، باتیں بنانا اور ترقی حاصل کرنے کے مواقع ڈھونڈنا ہے۔ایسے تمام پروفیسروں کو ان کے منصب سے سبک دوش کر دینا چاہیے جو اس قدر غفلت کے مرتکب ہوئے ہیں۔